بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

اِدارہ مسعودیہ
۶/۲، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی (سندھ)
اسلامی جمہوریہ پاکستان۔ ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

باسمِ ربِّ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

اللہ کے نزدیک دین ایک اور صرف ایک ہے اور وہ اسلام ہے[1]، اسی کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے پسند فرمایا[2] ——— اس دین کے علاوہ اللہ کے دربار میں کوئی دین مقبول نہیں[3] ——— اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے، اسلام کے لیے اس کا سینہ کھول دیتا ہے[4] ——— اللہ نے اپنے کرم سے ہمارا نام مسلمان رکھا[5] اور دینِ ابراہیمی کی پیروی کا حکم دیا اور اس کو مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا[6] سے تعبیر فرمایا یعنی ابراہیم (علیہ السلام) کا دین جو ہر باطل سے جُدا ہے ——— اور حضرت ابراہیم علیہ السلام حَنِيْفًا مُّسْلِمًا[7] فرمایا یعنی ہر باطل سے جُدا مسلمان ——— اور فرمایا کہ اس سے بہتر کس کا دین ہے جو ابراہیم کے دین پر چلا جو ہر باطل سے جدا ہے، مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا[8] ——— ہر باطل سے جُدا اس دین پر چلنے کی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت فرمائی[9] ——— اور فرمایا کہ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا کی پیروی کریں[10] ——— حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دینِ حنیف "اسلام" کی تکمیل فرمائی اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہٗ نے اسی دینِ حنیف "اسلام" کو زمانے کی شکست و ریخت سے محفوظ رکھا اور ہر باطل سے جُدا فرمایا اور اسی دینِ حنیف کے ماننے والوں کو آج "حنفی" کہا جاتا ہے ———

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہٗ کا اسمِ گرامی نُعمان تھا، کُنیت ابو حنیفہ اور لقب امامِ اعظم ——— والد ماجد کا نام ثابت تھا ——— جب حضرت ثابت رضی اللہ عنہٗ اپنے والدِ گرامی کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت میں دُعا کے لیے حاضر ہُوئے تو آپ نے دونوں کی اولاد کے لیے دُعا فرمائی۔

---

[1] قرآن حکیم: سورۂ آل عمران، ۱۹؛ [2] سورۂ مائدہ ۳؛ [3] سورۂ آل عمران، ۸۵؛ [4] سورۂ انعام، ۱۲۵؛ [5] سورۂ حج، ۷۸؛
[6] سورۂ بقرہ، ۱۳۵؛ [7] سورۂ آل عمران، ۶۷؛ [8] سورۂ نساء، ۱۲۵؛ [9] سورۂ انعام، ۱۹۱؛
[10] سورۂ نحل، ۱۲۳

اس طرح حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی دعاؤں سے سرفراز ہوئے، پھر کیوں نہ ان کے سینے سے اسرار و معارف کے چشمے ابلتے؟ ۔۔۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا تعلق فارس کے اس جنگجو اور بہادر قبیلے سے تھا جو ہندوستان سے آکر وہاں بس گیا تھا ۔۔۔ آپ ۸۰ھ / ۶۹۹ء میں عراق کے شہر کوفہ میں پیدا ہوئے جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آباد کیا تھا ۔۔۔ آپ ۸۰ھ / ۶۹۹ء میں عراق کے شہر کوفہ میں پیدا ہوئے جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آباد کیا تھا ۔۔۔ وقت کے جابروں نے قاضی القضاۃ کا اہم عہدہ پیش کر کے اس پردے میں آپ کے علم خداداد اور عدل بے مثال کا سودا کرنا چاہا مگر آپ نے عزیمت پر عمل کرتے ہوئے کتاب و سنت کے مقدس علم کو رسوا نہ ہونے دیا اور خوشی خوشی ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء میں جام شہادت نوش فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ! بلاشبہ

؏ اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

۔۔۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے ستر برس کی عمر پائی ۔۔۔ بغداد کے مقبرۂ خیزراں میں آپ کی آخری آرامگاہ ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے فیض یافتہ تھے۔ اسی تعلق کی وجہ سے آپ کے صاحبزادے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس پر بڑی عقیدت سے حاضر ہوتے اور جاروب کشی کرتے ۔۔۔ بیشک محبوب کے محبوب سے محبت بھی محبت و عشق کی شرط اول ہے ۔۔۔ اس راز سے قرآن کریم نے پردہ اٹھا دیا ہے[1]۔ کاش سمجھنے والے سمجھیں! ۔۔۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ حافظ قرآن تھے اور علم و دانش سے آراستہ و پیراستہ ہونے کے باوجود تجارت پیشہ تھے، ریشمی کپڑے کی تجارت کرتے تھے، آپ نے علم کو ذریعہ معاش نہیں بنایا ۔۔۔ علم بہت ہی بلند ہے ۔۔۔ کتاب و سنت کے دقائق کی معرفت میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا ۔۔۔ ایک مسئلے کیلئے پورے قرآن اور ذخیرۂ احادیث سامنے رکھتے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد ایسا وسیع النظر عالم نظر نہیں آتا ۔۔۔ مسلم شریف کی یہ حدیث آپ پر صادق آتی ہے

"اگر علم ثریا کے پاس بھی ہو تو اہل فارس کا ایک شخص اس تک پہنچ جائے گا اور اس کو پالے گا"[2]

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تابعی تھے، آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ۔۔۔ ایک روایت کے مطابق ان صحابہ کی زیارت سے مشرف ہوئے ۔۔۔ حضرت انس بن مالک، حضرت عبد اللہ بن اوفی، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔۔۔ ائمہ مجتہدین میں حضرت امام مالک، حضرت امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رضی اللہ عنہم آپ کے استدلال کی تعریف کرتے تھے۔

---

[1] قرآن حکیم، سورۂ توبہ، ۲۴ [2] مسلم شریف بحوالہ سوانح امام اعظم از ابو الحسن زید فاروقی دہلی، ص ۵۸/۵۹)

بالخصوص امام شافعی رضی اللہ عنہ کمالِ ارادت رکھتے تھے اور فرماتے تھے "تمام فقہاء ابوحنیفہ کی عیال ہیں"۔ [1]

اکابر اہلِ سنت و جماعت میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہم اللہ تعالیٰ، نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے کمالات کا اعتراف کیا ہے — حضرت عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اجتہادات کو عام مجتہدین کے اجتہادات سے مقدم رکھا ہے [2] — حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے نزدیک آپ کا اجتہاد و استنباط اس اعلیٰ منزل پر فائز ہے جس کے سمجھنے سے لوگ قاصر ہیں [3] — حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا، مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ مذہب حنفی ایک بہتر طریقہ ہے [4] — امام احمد رضا محدث بریلوی کے نزدیک امام اعظم ابوحنیفہ اور امام ابویوسف علیہما الرحمہ — سردارانِ اہلِ کشف و مشاہدہ ہیں [5]۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو علومِ نبوت اور خاندانِ نبوت سے خاص لگاؤ تھا — مخدوم سید علی ہجویری داتا گنج بخش علیہ الرحمہ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی خواب میں زیارت کی — آپ نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ایک عظیم خوشخبری سنائی [6] — ایک خواب میں دیکھا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو اپنے آغوش میں لیے تشریف لارہے ہیں [7] — دربارِ رسالت مآب ﷺ میں محبوبیت کی وجہ سے ساری دنیا میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نقشِ قدم پر چلنے والے "حنفی" اس کثرت سے ہیں گویا یہ وہ سوادِ اعظم اور بڑی جماعت ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی پیروی کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا ○ "تم سوادِ اعظم کی پیروی کرو" [8] ○ انسان تقلید کے بغیر ایک قدم آگے نہیں بڑھا سکتا — وہ زندگی کے ہر شعبے میں تقلید کرتا ہے، تقلید اس کی عادتِ ثانیہ ہے — اگر کوئی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تقلید نہیں کرنا چاہتا تو ضرور بالضرور کسی نہ کسی عالم کی تقلید کریگا کیونکہ ایک عام مسلمان کیلئے ممکن نہیں کہ وہ کتاب و سنت کے عظیم ذخیرے کا مطالعہ کرکے اپنی زندگی کیلئے لائحہ عمل تیار کرے — تو کسی عام عالم کی پیروی کرنے سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ ایسے جلیل القدر امام کی پیروی کی جائے جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی اور جس کی عظمت پر امتِ مسلمہ کے بکثرت اکابر کا اتفاق ہے — عقل بھی یہی کہتی ہے، دل بھی یہی کہتا ہے — حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی مخالفت وہی کر سکتا ہے جس کے دل میں نہ حضور انور ﷺ کی محبت ہو، نہ اہلِ بیتِ اطہار کی، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی، گر وہ یہ دعویٰ ضرور کرتا ہو کہ مجھے قرآن حدیث سے محبت ہے، میں اللہ کا سپاہی ہوں — ہاں وہ سعادت مند ضرور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی اطاعت و حمایت کریگا جس کا دل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم، اہلِ بیتِ اطہار ازواجِ مطہرات اور صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کی محبت سے معمور ہو — اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کو اپنی سعادت سمجھتا ہو — مولیٰ تعالیٰ ہم کو حق قبول کرنے اور حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین ثم آمین!

احقر: محمد مسعود احمد — کراچی (سندھ) پاکستان
یکم ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ
۲۴ اپریل ۱۹۹۳ء

---

[1] حضرت مجدد الف ثانی: مکتوبات شریف، دفتر دوم، مکتوب نمبر ۵۵ [2] شرح سفر السعادہ [3] مکتوبات امام ربانی [4] عقد الجید [5] فتاویٰ رضویہ۔
[6] کشف المحجوب، لاہور، ص ۵۰، ۱۵۱ [8] سنن ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، کراچی، ص ۳۰